از عدالتِ عظمیٰ

گڈ ییئر انڈیا لمیٹڈ وغیرہ۔

بنام

یونین آف انڈیا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 24 فروری، 1997

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس، سجاتا وی منوہر اور کے ٹی تھامس، جسٹس صاحبان]

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944- دفعہ 36(2)—مرکزی ایکسائز نرخ کی اشیاء 16(3) اور 34- کیا 1800 یا اس سے بڑے سائز کے وہ ٹائر جو بھاری نقل و حمل والی گاڑیوں میں نصب کیے جانے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، "موٹر گاڑیوں کے ٹائر" کے طور پر ایکسائز ڈیوٹی کے تابع ہیں- ڈمپروں اور ارتھ موورز جیسی بھاری چلنے والی گاڑیوں کے لیے ایسے ٹائر رکھے جاتے ہیں—سنٹرل ایکسائز نرخ کے آئٹم 34 کے مطابق "موٹر وہیکل" کی تعریف میں نہ آئیں- آئٹم 16(3) "دیگر تمام ٹائروں" سے ڈھکے ہوئے- ایکسائز ڈیوٹی کے قابل نہیں ہے کیونکہ "موٹر گاڑیوں کے ٹائر" ڈیوٹی کی کم شرحوں کے دعوے کو برقرار رکھا گیا ہے- تاہم، رقم واپسی کے حق کے سوال کا فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ کے فیصلے کے مطابق کرنے کی ہدایت کی گئی۔

اپیل کنندہ کمپنی ڈمپرز اور ارتھ موورز جیسی بھاری چلنے والی گاڑیوں میں فٹمنٹ کے لیے 1800 اور اس سے زیادہ حجم کے ٹائر تیار کر رہی تھی۔ اپیل گزاروں سے ایسے ٹائروں کے لیے ایکسائز ڈیوٹی وصول کی جاتی تھی جو انہیں موٹر گاڑیوں کے ٹائر کے طور پر مانتے تھے۔ اپیل کنندہ نے اسسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز کے پاس اضافی رقم کی واپسی کا دعوی اس بنیاد پر کیا کہ ایسے ٹائر "موٹر گاڑیوں کے ٹائر" کے زمرے میں نہیں آتے ہیں جیسا کہ سنٹرل ایکسائز کے آئٹم نمبر 16، سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کے پہلے شیڈول میں تصور کیا گیا ہے اور اس لیے ایسے ٹائروں کی مناسب درجہ بندی بقایا ذیلی آئٹم 3 "دیگر تمام ٹائر" کے تحت ہونی چاہیے۔ لیکن دعوی مسترد کر دیا گیا۔ تاہم، اپیل پر، اپیلٹ کلکٹر نے اپیل کنندہ دلیل کو برقرار رکھتے ہوئے اسسٹنٹ کلکٹر کے

احکامات کو پلٹ دیا۔ لیکن مرکزی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 36(2) کے تحت نظر ثانی کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اپیلٹ کلکٹر کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ نالاں ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کے شیڈول 11B، سنٹرل ایکسائز نرخ کے آئٹم 34 میں "موٹر وہیکل" کی تعریف کو قریب سے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نمایاں جزو یہ ہے کہ اسے "سڑکوں پر استعمال کے لیے ڈھال لیا جانا چاہیے تھا"۔ صرف اس وجہ سے کہ جن علاقوں پر اس طرح کے بھاری موور گزرتے ہیں ان میں بعض اوقات سڑکیں بھی شامل ہو سکتی ہیں، یہ سمجھنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ "سڑکوں پر استعمال کے لیے ڈھال لیے گئے تھے"۔ سڑک پر بھاری موور کا اس طرح کا استعمال صرف اس کے بنیادی استعمال کے لیے معاون یا اتفاقی ہو سکتا ہے۔ تعریف میں زور "سڑکوں پر استعمال" کے الفاظ پر ہونا چاہیے کیونکہ یہ الفاظ اصل یا غالب استعمال کی نشاندہی کرتے ہیں نہ کہ یہ اتفاقی طور پر کہاں منتقل ہو سکتے ہیں۔

ڈنلوپ انڈیا لمیٹڈ ورسس یونین آف انڈیا، [1994] ضمنی 2 ایس سی سی 335، ممتاز شدہ۔

میڈوکس ورسس اسٹورر، (1962) 1 آل ای آر 831 اور بورن ورسس نوروچ کریمیٹوریم لمیٹڈ، (1967) 2 آل ای آر 576، حوالہ دیا گیا۔

1.2.: 1800 یا اس سے بڑے سائز کے ٹائر متعلقہ مدت کے دوران سینٹرل ایکسائز ٹیرف کی شق 16 کے ضمنی اندراج 3 کے دائرے میں آئیں گے۔ لہٰذا، مرکزی حکومت کی جانب سے نظر ثانی میں جاری کردہ زیر اعتراض حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم، رقم کی واپسی (ریفنڈ) کے حق کا تعین متعلقہ اسسٹنٹ کلیکٹر کرے گا، اور یہ فیصلہ مفتلال انڈسٹریز کیس میں آئینی بنچ کے طے کردہ اصولوں اور اس کے تحت جاری کردہ ہدایات کی روشنی میں تیار کردہ طرز کے مطابق کیا جائے گا۔

مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، (1996) 9 سکیل 457=[1996] ضمنی 10 ایس سی آر 585، اس کے بعد آیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 640، سال 1979۔

حکومت ہند کی وزارت خزانہ کے 9.2.79 کے فیصلے اور حکم سے، آر نمبر 88، سال 1979 میں ترتیب میں۔

کے ساتھ

SLP (C) نمبر 79/6236 اور TC (C) نمبر 89/30۔

اپیل گزاروں کے لیے جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے رویندر نارائن، مس امر تامترا، امیت بنسل۔

جواب دہندگان کے لیے جوزف ولا پلی، ٹی وی رتنم اور سی وی ایس راؤ۔

عدالت کے فیصلے تھامس جسٹس نے سنائے۔

اس اپیل میں شامل سوال یہ ہے کہ کیا ڈمپرز اور ارتھ موورز جیسی بھاری چلنے والی گاڑیوں میں فٹمنٹ کے لیے تیار کیے گئے 1800 اور اس سے زیادہ حجم کے ٹائر "موٹر گاڑیوں کے ٹائر" کے طور پر ایکسائز ڈیوٹی کے قابل ہیں۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مرکزی حکومت کی طرف سے سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 36(2) کے تحت اپنے نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے منظور کردہ حکم کو چیلنج کرتی ہے جس میں اپیل کنندہ کے اس موقف کے خلاف فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسے ٹائر بھی "موٹر گاڑیوں کے ٹائر" ہیں جیسا کہ سنٹرل ایکسائز نرخ (ایکٹ کا پہلا شیڈول) کے آئٹم نمبر 16 میں تصور کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کمپنی مختلف سائز کے ٹائر اور ٹیوبیں تیار کر رہی ہے جو سنٹرل ایکسائز نرخ کے آئٹم نمبر 16 کے تحت قابل استعمال ہیں۔ متعلقہ مدت کے دوران مذکورہ آئٹم میں درج ذیل وضاحتیں شامل ہیں:

آئٹم نمبر 16-ٹائر

آئٹم نمبر	ٹیرف کے وضاحت	ڈیوٹی کی شرح
16.	ٹائر	
	"ٹائر" سے مراد ایک ہوائی ٹائر ہے جس کی تیاری میں ربڑ استعمال ہوتا ہے، اور اس میں اس ٹائر کی اندرونی ٹیوب، ٹائر فلیپ، اور بیرونی تہہ بھی شامل ہیں	
1.	موٹر گاڑیوں کے ٹائر	60 فیصد ایڈ ویلورم

.2	سائیکل کے لیے (موٹر سائیکل کے علاوہ)	
(a)	ٹائر	فی ٹائر 60 پیسے یا مالیت کا 15 فیصد ایڈ ویلورم، جو بھی زیادہ ہو
(b)	ٹیوبس	30 پی۔فی ٹیوب یا 15 فیصد ایڈ ویلورم جو بھی زیادہ ہو۔
.3	دیگر تمام ٹائر	20 فیصد ایڈ ویلورم

اپیل کنندہ نے یہ موقف اختیار کیا کہ 1800 اور اس سے زیادہ حجم کے ٹائر "موٹر گاڑیوں کے ٹائر" کے زمرے میں نہیں آتے ہیں اور اس لیے اس طرح کے ٹائر کی مناسب درجہ بندی بقیہ ذیلی آئٹم 3 "دیگر تمام ٹائر" کے تحت ہونی چاہیے۔ اپیل گزار سے ایسے ٹائروں کے لیے ایکسائز ڈیوٹی وصول کی جاتی تھی جو انہیں موٹر گاڑیوں کے ٹائر کے طور پر مانتے تھے۔ اپیل کنندہ نے سینٹرل ایکسائز، فرید آباد کے اسسٹنٹ کلکٹر سے اضافی رقم کی واپسی کا دعوی کیا۔ اس طرح کے تمام دعووں کو اسسٹنٹ کلکٹر نے مسترد کر دیا تھا۔ تاہم، اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ اپیلوں پر، سنٹرل ایکسائز، نئی دہلی کے اپیلٹ کلکٹر نے اپیل کنندہ دلیل کو برقرار رکھتے ہوئے اسسٹنٹ کلکٹر کے احکامات کو پلٹ دیا۔ لیکن مرکزی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 36 (2) کے تحت نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے سنٹرل ایکسائز کے اپیلٹ کلکٹر کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا اور اسسٹنٹ کلکٹر کے احکامات کو بحال کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ 1800 اور اس سے زیادہ حجم کے ٹائروں کو بھاری چلنے حسب المالیت گاڑیوں جیسے ڈمپر وغیرہ میں نصب کیا جانا چاہیے۔ اگر ایسی بھاری چلتی گاڑیاں "موٹر گاڑیاں" ہیں تو اپیل کنندہ 60 فیصد ایڈ ویلورم پر زیادہ ڈیوٹی ادا کرنے کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتا۔ اپیل گزار کے وکیل نے دلیل دی کہ "موٹر گاڑیاں" وہ گاڑیاں ہیں جو سڑکوں پر چلانے کے لیے بنائی جاتی ہیں نہ کہ وہ جو دوسرے استعمال کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ دوسری طرف، ریونیو کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ چونکہ ڈمپروں وغیرہ کو سڑکوں پر چلنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے انہیں بھی ایکسائز ڈیوٹی کی اہلیت کے مقصد سے "موٹر گاڑیاں" سمجھا جانا چاہیے۔

موضوع "موٹر گاڑی" کی وضاحت ایکٹ میں یا اس کے تحت مقرر کردہ قواعد میں نہیں کی گئی ہے، اور نہ ہی آئٹم نمبر 16 میں بھی۔ تاہم، مرکزی نرخ کے آئٹم نمبر 34 میں اس کی وضاحت کی گئی ہے جس میں موٹر گاڑیوں کو بھی مختلف تہوں پر ایکسائز ڈیوٹی کے تابع کیا جاتا ہے۔ ہم اس بات کی

طرف اشارہ کرسکتے ہیں کہ دونوں فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آئٹم 34 میں موجود تعریف کو یہ فیصلہ کرنے کے لیے مفید طور پر درآمد کیا جا سکتا ہے کہ آئٹم 16 کے لیے بھی موٹر گاڑی کیا ہے۔ اس لیے ہم مذکورہ آئٹم کو ذیل میں پیش کرتے ہیں:

آئٹم نمبر	ٹیرف کی وضاحت	ڈیوٹی کی شرح
	34۔ موٹر گاڑیاں —"موٹر گاڑیوں" سے مراد تمام ایسی گاڑیاں ہیں جو میکانیکی طاقت سے چلتی ہوں اور سڑکوں پر استعمال کے لیے موزوں بنائی گئی ہوں، اور اس میں چیسیز اور ٹریلر شامل ہیں، لیکن وہ گاڑیاں شامل نہیں جو مقررہ پٹڑیوں پر چلتی ہوں	
	(1) آٹو سائیکلیں، موٹر سائیکلیں، اسکوٹر، آٹو رکشے اور دیگر تمام تین پہیوں والی موٹر گاڑیاں	10 فیصد ایڈویلورم
	(2) وہ موٹر گاڑیاں جن کی رائل آٹوموبائل کلب (RAC) ریٹنگ کے مطابق طاقت 16 ہارس پاور (HP) سے زیادہ نہ ہو	25 فیصد ایڈویلورم
	(3) وہ موٹر کاریں جن کی رائل آٹوموبائل کلب (RAC) ریٹنگ کے مطابق طاقت 16 ہارس پاور (HP) سے زیادہ ہو، اور جنہیں زیادہ سے زیادہ 9 افراد کو لے جانے کے لیے بنایا گیا ہو یا اس مقصد کے لیے ڈھالا گیا ہو۔	40 فیصد ایڈویلورم
	(3A) ٹریکٹرز، بشمول زرعی ٹریکٹرز	15 فیصد ایڈویلورم
	(4) وہ موٹر گاڑیاں جو کہیں اور مخصوص نہیں کی گئیں۔	15 فیصد ایڈویلورم
	توضیح — اس اندراج کے مقاصد کے لیے، اگر کسی موٹر گاڑی پر وزن اٹھانے، زمین کھودنے یا اسی نوعیت کے خصوصی مواد سنبھالنے والے آلات نصب، فٹ یا جوڑے گئے ہوں، تو ایسے آلات (سوائے چیسیز کے) کو شمار میں نہیں لایا جائے گا۔	

ریونیو کے فاضل وکیل نے مذکورہ بالا "وضاحت" کے زور پر دلیل دی کہ موٹر گاڑی کو ویٹ لفٹنگ یا ارتھ موونگ وغیرہ کے کام کے لیے استعمال کرنے کے لیے لیس کرنے کے لیے نصب کردہ اضافہ بنیادی موٹر گاڑی کو موٹر گاڑی سے مختلف نہیں بنائے گا۔

اس عدالت کے دو ججوں کی بنچ نے ڈنلوپ بھارت لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، [1994] ضمیمہ 2 ایس سی سی 335 میں ایک ہی سوال پر غور کیا ہے۔ فاضل ججوں نے آئٹم نمبر 16 میں "موٹر

وہیکلز" کے الفاظ پر حکومت ہند کی طرف سے کی گئی تشریح کو بنیادی طور پر دو احاطوں پر نرخ کے آئٹم نمبر 34 میں دی گئی تفصیل سے سمجھا گیا۔ پہلا یہ ہے کہ زرعی ٹریکٹر "آئٹم نمبر 34 میں بھی شامل ہیں و دیگر یہ ہے کہ آئٹم نمبر 34 کی وضاحت "موٹر گاڑیوں" سے منسلک ہونے کے عین معنی پر بہت زیادہ روشنی ڈالتی ہے۔ پہلی بنیاد کے بارے میں فاضل ججوں نے اس طرح مشاہدہ کیا ہے:

"اگر یہ مانا جائے کہ زرعی ٹریکٹر بھی 'سڑکوں پر استعمال کے لیے ڈھال لیے گئے ہیں' اس حقیقت کے باوجود کہ وہ بنیادی طور پر زرعی زمینوں پر چلانے اور استعمال کرنے کے لیے ہیں، تو یہ بھی یکساں طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ڈمپر، کوئلہ ہولر، ارتھ موور وغیرہ بھی 'سڑکوں پر استعمال کے لیے ڈھال لیے گئے ہیں'، حالانکہ بنیادی طور پر ان کا مقصد تعمیراتی مقامات پر چلانا اور استعمال کرنا ہے۔

ہمیں نہیں لگتا کہ آئٹم نمبر 34 کی فہرست میں "زرعی ٹریکٹروں" کو شامل کرنے سے الفاظ "موٹر وہیکل" کے دائرہ کار کو سمجھنے پر اتنا فیصلہ کن اثر پڑ سکتا ہے۔ ہم اس بات کو ذہن میں رکھتے ہیں کہ ذیلی آئٹم (3A) آئٹم نمبر 34 کی اصل فہرست میں نہیں تھا۔ (اس ذیلی آئٹم اور آئٹم میں وضاحت کو بعد میں فنانس ایکٹ 1964 کے ذریعے شامل کیا گیا۔

اسی طرح، وضاحت کے اضافے کے ساتھ حیثیت کو صرف یہ واضح کیا گیا تھا کہ جب کسی موٹر گاڑی میں وزن اٹھانے کا کوئی سامان نصب کیا جاتا ہے، تو ایسی موٹر گاڑی کو ان فٹمنٹس کو شمار کیا جائے گا جو اس میں بنائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، وضاحت کا استعمال صرف ان صورتوں میں پیدا ہوتا ہے جہاں موٹر گاڑی میں اس طرح کا سامان نصب ہوتا ہے۔ لہذا وضاحت بذات خود اس بات کا تعین کرنے کے لیے کارآمد نہیں ہے کہ آئٹم نمبر 16 میں تصور کردہ موٹر گاڑی کیا ہے۔

آئٹم 34 میں "موٹر وہیکل" کی تعریف کو قریب سے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نمایاں جزو یہ ہے کہ اسے "سڑکوں پر استعمال کے لیے ڈھال لیا جانا چاہیے تھا"۔ صرف اس وجہ سے کہ جن علاقوں پر اس طرح کے بھاری موور گزرتے ہیں ان میں بعض اوقات سڑکیں بھی شامل ہو سکتی ہیں، یہ سمجھنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ "سڑکوں پر استعمال کے لیے ڈھال لیے گئے تھے"۔ سڑک پر بھاری موور کا اس طرح کا استعمال صرف اس کے بنیادی استعمال کے لیے سازگار یا اتفاقی ہو سکتا ہے۔ تعریف میں زور "سڑک پر استعمال" کے الفاظ پر ہونا چاہیے کیونکہ وہ الفاظ اصل یا غالب استعمال کی نشاندہی کریں گے نہ کہ جہاں یہ اتفاقی طور پر منتقل ہو سکتا ہے۔

سری جوزف ویلاپلی، فاضل سینئر کونسل نے ہمارے سامنے میڈ ڈاکس بنام اسٹورر (1962) 1 آل انگلینڈ رپورٹس 831 کا حوالہ دیا، اس دلیل کی حمایت کرنے کے لیے کہ لفظ "موافقت" کو "تشکیل شدہ" کے متبادل کے طور پر الگ الگ استعمال کیا جا سکتا ہے، اس صورت میں اس کا صرف ایک ہی معنی ہو سکتا ہے، یعنی اگر چیز اصل میں مخصوص استعمال کے لیے نہیں بنائی گئی تھی تو اسے تبدیل کر کے اس مقصد کے لیے موزوں بنا دیا گیا ہے۔ لارڈ پارکر سی جے، جنہوں نے مذکورہ معاملے میں فیصلہ سنایا، نے ایک واضح مشاہدہ کیا کہ "جب، تاہم، کسی کو لفظ 'موافقت شدہ' خود استعمال شدہ نظر آتا ہے تو اسے سیاق و سباق پر لے جانا چاہیے۔" بورن بنام نورویچ کریمیٹوریم لمیٹڈ، (1967) 2 آل ای آر 576 اسٹیمپ جے میں یاد دلایا گیا ہے کہ "انگریزی الفاظ ان سے رنگ لیتے ہیں جو ان کے ارد گرد ہوتے ہیں اور جملے محض الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتے ہیں جنہیں جملے سے نکالا جاتا ہے، جس کی تعریف لغت یا طے شدہ معاملات کے حوالے سے الگ سے کی جاتی ہے۔"

اس لیے ہمارا خیال ہے کہ 1800 اور اس سے زیادہ حجم کے ٹائر متعلقہ مدت کے دوران سنٹرل ایکسائز ٹیرف کے آئٹم نمبر 16 میں بقیہ ذیلی آئٹم III کے تحت آئیں گے۔ اس کے مطابق ہم مرکزی حکومت کے نظر ثانی میں منظور کیے گئے متنازعہ احکامات کو ایک طرف رکھتے ہیں۔ تاہم، ریفنڈ کے حق کا تعین متعلقہ اسسٹنٹ کلیکٹر اس عدالت کے آئینی بینچ کی جانب سے مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا [(1996) 9 [1996] = SCALE 457 ضمنی 10 SCR 585] میں وضع کردہ قانونی اصولوں اور اس میں دی گئی ہدایات کی روشنی میں تیار کردہ طرز کے مطابق کرے گا۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار: منتقل شدہ مقدمہ (دیوانی) نمبر 30، سال 1989۔

از

منتقلی کی درخواست (دیوانی) نمبر 280، سال 1984۔

تھامس، جسٹس دیوانی اپیل نمبر 640، سال 1979 کے فیصلے کے پیش نظر ٹرانسفرڈ کیس کے ساتھ ساتھ خصوصی اجازت کی درخواست کو بھی اس کے لحاظ سے نمٹا دیا جاتا ہے۔

اپیل منظور کی گئی، ٹی۔ سی۔ اور درخواست نمٹا دی گئی۔